بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in   محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 ؍نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج صلح حدیبیہ کے حوالے سے ذکر شروع کروں گا۔ صلح حدیبیہ ذی القعدہ ۶ ؍ہجری بمطابق مارچ ۶۲۸ عیسوی کو ہوئی۔ اسے غزوہ حدیبیہ بھی کہا جاتا ہے۔ غزوہ حدیبیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پوری سورت، سورۃ الفتح نازل فرمائی۔ اس سورت کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یقیناً ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی ہے تاکہ اللہ تجھے تیری ہر سابقہ اور ہر آئندہ ہونے والی لغزش کو بخش دے اور تجھ پر اپنی نعمت کو کمال تک پہنچائے، اور تجھے صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے اور اللہ تیری وہ نصرت کرے جو عزت اور غلبے والی نصرت ہو۔

حدیبیہ ایک کنویں کا نام تھا، جو آغازِ اسلام میں مسافروں اور حجاج کے کام آتا تھا، لیکن یہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ یہ مقام مکّے سے ایک مرحلے یعنی نَو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ حدیبیہ حرمِ مکّہ کی مغربی حد ہے۔

روایات اور تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خواب کی بِنا پر سفرِ حدیبیہ اختیار کیا تھا۔ آپؐ کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ امن کی حالت میں، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بالوں کو کترواتے ہوئے مکّے میں داخل ہوئے ہیں اور یہ کہ آپؐ بیت اللہ میں داخل ہوئے ہیں اور اس کی چابی لے لی ہے اور میدانِ عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ وقوف کیا۔ اس خواب کی بنا پر آپؐ نے اہلِ عرب اور اردگرد کے بادیہ نشین لوگوں کو بلایا تاکہ وہ بھی آپؐ کے ساتھ نکلیں، اس سفر میں مسلمانوں کے پاس سوائے نیاموں میں بند تلواروں کے اور کوئی اسلحہ نہ تھا۔ تلوار اس زمانے میں گھر سے نکلتے ہوئے ہر شخص

اپنے پاس رکھا کرتا تھا اور یہ ضروری نہ تھا کہ جس کے پاس تلوار ہے وہ ضرور جنگ کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے ہتھیار ساتھ نہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیونکہ مَیں عمرے کی نیّت سے جارہا ہوں اس لیے مَیں نہیں چاہتا کہ ہتھیار اپنے ساتھ رکھوں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ آنحضرت ﷺ کے اس خواب کا ذکر کرکے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اس خواب کے دیکھنے کے بعد اپنے صحابہؓ کو تحریک فرمائی کہ وہ عمرے کے لیے تیاری کرلیں۔

عمرہ گویا ایک چھوٹی قسم کا حج تھا جسے حج کے بعض مناسک کو ترک کرکے بیت اللہ کے طواف اور قربانی کی جاتی ہے۔ اس عبادت کے لیے سال کا کوئی مخصوص حصّہ مقرر نہیں بلکہ یہ سال میں کسی بھی وقت اور موسم میں کی جاسکتی ہے۔

غزوہ حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد کے حوالے سے مختلف روایات ملتی ہیں جن میں یہ تعداد ایک ہزار سے لے کر سترہ سَو تک بیان کی گئی ہے۔ سفر حدیبیہ میں آپؐ کی زوجہ حضرت اُمِ سلمہؓ آپؐ کے ساتھ تھیں۔ آپؐ ذوالقعدہ کے شروع میں بروز پیر روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچ کر وہاں ظہر کی نماز ادا کی، پھر قربانی کے جانور منگوائے جن کی تعداد ستّر تھی، انہیں گانیاں یعنی ہار پہنائے۔ پھر اونٹوں کے کوہانوں پر نشان لگائے۔ باقی جانوروں پر ایک صحابی حضرت ناجیہؓ نے نشان لگائے۔ اس سفر میں مسلمانوں کے پاس دوسَو گھوڑے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے قریش کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لیے ایک خبر رساں کو آگے بھیجا اور مزید احتیاط کے طور پر بیس سواروں کی ایک اور جماعت کو بھی آگے بھیجا۔ روحہ مقام پر پہنچ کر آپ کو اطلاع ملی کہ وہاں مشرکین ہیں اور وہ اچانک حملہ کرسکتے ہیں، اس اطلاع کے ملنے پر آپؐ نے حضرت ابو قتادہ انصاریؓ کو صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا۔

اس سفر کے دوران لوگ آنحضرت ﷺ کے سامنے جمع ہوگئے جبکہ آپؐ کے سامنے ایک پانی کا برتن تھا اور آپ اس سے وضو کررہے تھے۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپؐ کے پاس جو اس برتن میں پانی ہے اس کے علاوہ ہم میں سے کسی کے پاس نہ پینے کے لیے پانی ہے اور نہ وضو کرنے کے لیے پانی ہے۔ آپؐ نے یہ سن کر اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور اسی وقت آپؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے فوّارے پھوٹنے لگے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے وہ پانی پیا اور وضو کیا اور اگر ہم تعداد میں ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہوجاتا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ معجزات کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقتوں کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے، جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔

قریش نے اس بات کا علم ہوتے ہوئے کہ مسلمان جنگ کی نیّت سے نہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے ارادے سے مکّے آرہے ہیں پھر بھی مسلمانوں کو مکّے سے روکنے کا ارادہ کیا۔ آنحضور ﷺ کو اطلاع ملی کہ قریش نے جنگ کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے، اور وہ آنحضور ﷺ کو بیت اللہ سے روکنے والے ہیں۔ یہ سن کر آپؐ نے لوگوں سے مشورہ کیا، اور بیت اللہ کی جانب سفر جاری رکھا۔

آنحضرت ﷺ جب حدیبیہ کی گھاٹی میں پہنچے تو آپؐ کی اونٹنی قصویٰ بیٹھ گئی اور باوجود کوشش کے نہ چلی۔ لوگوں نے کہا کہ قصویٰ اڑ گئی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قصویٰ اڑی نہیں اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ ہاتھیوں کو روکنے والی پاک ذات یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا ہے۔ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قریش جو بات بھی مانگیں گے، جس میں وہ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم چاہتے ہوں، مَیں اُن کو وہ ضرور دوں گا۔ اس کے بعد آپؐ نے اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ کھڑی ہو گئی۔

مسلمانوں نے حدیبیہ کے مقام پر جس تھوڑے پانی والے حوض پر پڑاؤ کیا تھا لوگ اس حوض سے پانی لینے لگ گئے، یہاں تک کہ وہ تھوڑی ہی دیر میں خشک ہو گیا۔ حضرت ناجیہؓ بیان کرتے ہیں کہ پانی کی قلّت کی شکایت پر آنحضرت ﷺ نے مجھے بلایا اور اپنے ترکش میں سے ایک تِیر نکال کر مجھے دیا، پھر چشمے کا پانی ایک ڈول میں منگوایا۔ آپؐ نے وضو فرمایا اور کلّی کر کے ڈول میں انڈیل دیا اور فرمایا کہ اسے چشمے میں انڈیل دو جس کا پانی خشک ہو گیا ہے، اور اس کے پانی میں تیر گاڑھ دو، چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مَیں بڑی مشکل کے ساتھ اس حوض میں سے نکلا، مجھے پانی نے ہر طرف سے گھیر لیا تھا، اور پانی ایسے اُبل رہا تھا جیسے دیگچی ابلتی ہے، یہاں تک کہ پانی بلند ہوا اور کناروں تک برابر ہو گیا۔ لوگ اس کے کناروں سے پانی بھرتے تھے یہاں تک کہ اُن میں سے آخری شخص نے بھی پیاس بجھالی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس موقعے پر ایک بارش کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اسی رات بارش بھی ہو گئی۔ چنانچہ جب فجر کی نماز کے لیے آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میدان پانی سے تر بتر تھا۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے مسکراتے ہوئے فرمایا کیا تم جانتے ہو اس بارش کے موقعے پر تمہارے خدا نے

کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہؓ نے حسبِ عادت عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے بعض نے تو یہ صبح حقیقی ایمان کی حالت میں کی ہے جبکہ بعض کفر کی حالت میں پڑ کر ڈگمگا گئے۔ کیونکہ جس نے تو یہ کہا کہ ہم پر خدا کے فضل اور رحم کی وجہ سے بارش ہوئی ہے وہ تو ایمان پر قائم رہا اور جس نے کہا کہ یہ بارش فلاں فلاں ستارے کے اثر کے ماتحت ہوئی ہے تو وہ بے شک چاند، سورج کا تو مومن ہو گیا مگر خدا کا اس نے کفر کیا۔ اس ارشاد سے جو توحید کی دولت سے معمور ہے آپؐ نے صحابہ کو یہ سبق دیا کہ بے شک سلسلہ اسباب و علل کے ماتحت خدا نے اس کارخانہ عالم کو چلانے کے لیے مختلف قسم کے اسباب مقرر فرما رکھے ہیں اور بارشوں وغیرہ کے معاملے میں اجرامِ سماوی کے اثر سے انکار نہیں۔ مگر حقیقی توحید یہ ہے کہ باوجود درمیانی اسباب کے، انسان کی نظر اس وراء الوراء ہستی کی طرف سے غافل نہ ہو جو اس کارخانہ عالم کی علت العلل ہے اور جس کے بغیر یہ ظاہری اسباب ایک مردہ کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حدیبیہ کے حوالے سے کچھ تفصیل اور بھی باقی ہے انشاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔ اس وقت میں کچھ مرحومین کا ذکر کروں گا اور نماز کے بعد جنازہ پڑھاؤں گا۔

پہلا ذکر ہے عزیزم شہریار رکین شہید ولد محمد عبد اللہ وہاب صاحب آف بنگلہ دیش۔ ۵/اگست کو حکومت کے معزول ہونے کے بعد ملک میں انتشار پھیل گیا تو مخالفینِ احمدیت نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے احمد نگر جماعت پر حملہ کر دیا۔ مخالفین احمدیوں کے گھر جلاتے ہوئے جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ کی طرف آئے۔ وہ اگرچہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے میں کامیاب نہ ہو سکے، مگر جلسہ گاہ کی پچھلی جانب ڈیوٹی پر موجود خدام کو گھیر لیا اور ان پر وار کرتے رہے۔ اسی دوران عزیزم شہریار کے سر پر شدید چوٹ آئی، اور تین ماہ کے علاج کے بعد آخر ۸/نومبر کو محض سولہ سال کی عمر میں عزیزم شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عزیزم وقفِ نو کی تحریک میں شامل تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دادا، دادی اور ایک بہن اور دو بھائی شامل ہیں۔

دوسرا ذکر مکرم عبد اللہ اسد عودہ صاحب آف کبابیر کا ہے۔ مرحوم بلند پایہ مؤلف تھے۔ مرحوم بہت مخلص، غیوّر اور جماعت کے سچّے خادم تھے۔ حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔